SAREER A KHAMA
TAFHEEM RESEARCH CENTRE
ISSN Online: 3005-947X
ISSN Print: 3005-9461
Vol: 05, Issue 02 (April-June 2026)

آن لائن خرید وفروخت میں اتحادِ مجلس کی شرط (ایک فقہی اور قانونی تجزیہ)

Online Commerce and the Condition of Ittihad al-Majlis (A Jurisprudential and Legal Analysis)

Muhammad Jahanger Badar
Ph.D Islamic Studies, Lahore Leads University, Lahore
jahangerbadar0759@gmail.com

Abdulrehman
Ph.D Islamic studies, Lahore Leads University, Lahore
chishtichishti120@gmail.com

Hafiz Muhammad Tahir Attar
Ph.D Islamic Studies, Lahore Leads University Lahore
tahirattar92@gmail.com

Abstract:
This research examines the application of the juristic principle of Ittihad al-Majlis (unity of session) in the context of online commercial transactions. In classical Islamic jurisprudence, Ittihad al-Majlis refers to the continuity of the contractual session in which the offer (ijab) and acceptance (qabul) are exchanged without interruption. It is regarded by the majority of Muslim jurists as one of the essential conditions for the validity of a sale contract. With the rapid advancement of digital technology, the expansion of e-commerce, online marketplaces, and mobile applications has fundamentally transformed the manner in which commercial contracts are concluded. These developments have raised important juristic questions regarding the applicability of traditional contractual principles to electronic transactions. This study adopts a comparative and analytical approach by examining the opinions of the four Sunni schools of Islamic jurisprudence concerning Ittihad al-Majlis and evaluating their relevance to contemporary electronic contracts. It also reviews the resolutions and recommendations of leading contemporary fiqh academies, international Islamic legal bodies, and modern legal frameworks governing electronic commerce. The research explores whether virtual communication can constitute a valid contractual session under Islamic law. The study concludes that an online contractual session may be considered a legitimate equivalent of the traditional unity of session, provided that the offer and acceptance occur within a continuous and connected interaction without any unreasonable or legally significant delay. Such an interpretation preserves the objectives of Islamic commercial law while accommodating the realities of modern digital trade.

Keywords: *Ittihad al-Majlis, Offer and Acceptance, Online Commerce, E-Commerce, Islamic Jurisprudence, Electronic Contract.*

اتحادِ مجلس کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

لغت میں مجلس بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ امام کاسانیؒ نے بدائع الصنائع میں اصطلاحی تعریف یوں بیان کی ہے:

الْمَجْلِسُ هُوَ الِاتِّحَادُ الزَّمَانِيُّ الَّذِي يَجْمَعُ الْمُتَعَاقِدَيْنِ حَتَّى يَتَحَقَّقَ الِارْتِبَاطُ بَيْنَ الْإِيجَابِ وَالْقَبُولِ[1]

ترجمہ: مجلس وہ زمانی اتحاد ہے جو دونوں فریقینِ عقد کو جمع کرتا ہے تاکہ ایجاب و قبول کے درمیان ارتباط متحقق ہو۔

الموصلیؒ نے الاختیار میں وضاحت کی کہ مجلس کی بنیاد محض ہم نشینی نہیں بلکہ عقد کا تسلسل ہے۔[2]

اتحادِ مجلس کی شرعی دلیل

اول—قرآنی اصول: سورۃ النساء میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ[3]

ترجمہ: اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ، ہاں یہ اور بات ہے کہ آپس کی رضامندی سے تجارت ہو۔

اتحادِ مجلس اسی تراضی کو یقینی بناتا ہے کیونکہ مجلس کے منتشر ہونے کے بعد رضامندی میں شک پیدا ہو جاتا ہے۔

دوم—سنتِ نبوی: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا[4]

ترجمہ: خریدار اور بیچنے والے کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں۔ پس اگر انہوں نے سچ بولا اور واضح کیا تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان کی بیع کی برکت ختم ہو جائے گی۔

مجلسِ علم کا اصول

احناف نے غائب شخص کے ساتھ عقد کی صورت میں مجلسِ علم کا اصول وضع کیا۔ السرخسیؒ نے المبسوط میں لکھا ہے:

إِذَا خَاطَبَ الْغَائِبَ بِالْبَيْعِ بِكِتَابٍ أَوْ رَسُولٍ فَقَبِلَ فِي مَجْلِسِ بُلُوغِ الْخَبَرِ إِلَيْهِ صَحَّ الْعَقْدُ[5]

ترجمہ: جب کوئی غائب شخص کو خط یا قاصد کے ذریعے بیع کی بات کرے اور وہ خبر پہنچنے کی مجلس میں قبول کرے تو عقد صحیح ہے۔

یہی اصول آن لائن تجارت کی بنیاد ہے کیونکہ ای میل یا پیغام کا موصول ہونا خط کے پہنچنے کے مثل ہے۔[6]

چاروں مسالک کا تقابلی جائزہ

احناف کا موقف

احناف کے نزدیک اتحادِ مجلس بیع کی صحت کے لیے لازمی شرط ہے۔ امام کاسانیؒ نے بدائع الصنائع میں لکھا:

---

[1] الکاسانی، علاء الدین أبي بکر بن مسعود. (١٩٨٦). بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع (جلد ٥، ص ١٣٧). دار الکتب العلمیة، بیروت۔

[2] الموصلی، عبداللہ بن محمود بن مودود. (١٩٣٧). الاختیار لتعلیل المختار (جلد ٢، ص ٥-٣). مطبعة الحلبي، القاهرة۔

[3] القرآن الکریم، سورۃ النساء، آیت: ٢٩۔

[4] البخاری، محمد بن إسماعیل. (٢٥٦ھ). صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب إذا خیّر أحدهما صاحبه بعد البیع. دار طوق النجاة. حدیث نمبر: ٢١١٠۔

[5] السرخسی، شمس الدین محمد بن أحمد. (١٩٨٩). المبسوط (جلد ١٣، ص ١٨). دار المعرفة، بیروت۔

[6] الکاسانی، علاء الدین أبي بکر بن مسعود. (١٩٨٦). بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع (جلد ٥، ص ١٤٤-١٤٢). دار الکتب العلمیة، بیروت۔

إِذَا أَوْجَبَ الْبَائِعُ وَأَعْرَضَ الْمُشْتَرِي ثُمَّ قَبِلَ فِي مَجْلِسٍ آخَرَ لَمْ يَنْعَقِدِ الْبَيْعُ[7]

ترجمہ: جب بیچنے والے نے ایجاب کیا اور خریدار نے اعراض کیا، پھر کسی دوسری مجلس میں قبول کیا تو بیع منعقد نہیں ہوئی۔

احناف کے نزدیک مجلس کے خاتمے اور تفرق کا اعتبار تفرقِ بالا قوال سے ہوتا ہے، یعنی جب ایجاب و قبول مکمل ہو جائے تو عقد منعقد ہو جاتا ہے اور مجلس اپنا کام پورا کر چکی ہوتی ہے۔ اس کے بعد متعاقدین کا جسمانی طور پر الگ ہونا یا ایک جگہ بیٹھے رہنا کوئی اثر نہیں رکھتا۔ گویا احناف کے ہاں مجلس کا خاتمہ قولی تفرق سے ہوتا ہے نہ کہ جسمانی جدائی سے۔

امام السرخسیؒ نے مجلس کی تعریف میں وسعت رکھی اور اسے زمانی تسلسل کی وحدت قرار دیا نہ کہ محض مکانی ایک جگہ۔[8]

شوافع کا موقف

امام نوویؒ نے المجموع میں شافعی موقف بیان کیا:

يُشْتَرَطُ لِصِحَّةِ الْقَبُولِ أَنْ يَقَعَ فِي مَجْلِسِ الْإِيجَابِ، فَلَوْ تَفَرَّقَا قَبْلَ الْقَبُولِ بَطَلَ الْإِيجَابُ[9]

ترجمہ: قبول کی صحت کے لیے شرط ہے کہ وہ مجلس ایجاب میں ہی واقع ہو۔ پس اگر قبول سے پہلے دونوں جدا ہو گئے تو ایجاب باطل ہو جائے گا۔

شوافع کے نزدیک تفرق کا اعتبار تفرقِ بالا بدان سے ہوتا ہے، یعنی جب تک دونوں متعاقدین ایک ہی جگہ پر موجود رہیں، مجلس قائم سمجھی جائے گی، خواہ ایجاب و قبول ہو چکا ہو۔ اس موقف کی بنیاد اس حدیثِ نبویؐ پر ہے:

الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا[10]

ترجمہ: خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں۔

شوافع نے اس حدیث میں تفرق کو جسمانی جدائی پر محمول کیا، چنانچہ ان کے نزدیک مجلس اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک متعاقدین ایک ہی مکان میں موجود ہوں اور جیسے ہی دونوں میں سے کوئی ایک اُٹھ کر الگ ہو جائے، مجلس ختم اور ایجاب باطل ہو جاتا ہے۔

احناف اور شوافع کے مابین اختلاف کا محور:

دونوں مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ قبول مجلسِ ایجاب میں ہونا ضروری ہے، تاہم مجلس کے قیام اور اس کے خاتمے کے معیار میں بنیادی اختلاف ہے۔ یہ اختلاف دراصل مذکورہ حدیث میں وارد لفظ "تفرق" کی تفسیر سے پیدا ہوتا ہے۔ احناف نے اسے تفرقِ بالا قوال یعنی کلامی اختتام پر محمول کیا جبکہ شوافع نے تفرقِ بالا بدان یعنی جسمانی جدائی مراد لی۔ اس اختلاف کا عملی اثر یہ ہے کہ احناف کے نزدیک ایجاب و قبول مکمل ہوتے ہی عقد منعقد ہو جاتا ہے اور مجلس کا کردار ختم ہو جاتا ہے، جبکہ شوافع کے نزدیک عقد کے انعقاد کے بعد بھی خیارِ مجلس اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک متعاقدین جسمانی طور پر ایک ہی جگہ موجود ہوں۔

آن لائن خرید و فروخت کے تناظر میں یہ اختلاف خصوصی اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔ جب متعاقدین مختلف مقامات پر موجود ہوں اور ایجاب و قبول برقی ذرائع کے توسط سے انجام پائے تو تفرقِ بالا بدان کا معیار قابلِ اطلاق نہیں رہتا، کیونکہ فریقین ابتدا ہی سے جسمانی طور پر الگ ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں احناف کا موقف کہ مجلس کا اعتبار زمانی تسلسل اور قولی اتحاد سے ہے، جدید ڈیجیٹل معاملات پر زیادہ قابلِ اطلاق اور موزوں دکھائی دیتا ہے۔

---

7 الکاسانی، علاء الدین أبی بکر بن مسعود. (۱۹۸۶). بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (جلد ۵، ص ۱۴۲). دار الکتب العلمیة، بیروت۔

8 السرخسی، شمس الدین محمد بن أحمد. (۱۹۸۹). المبسوط (جلد ۱۳، ص ۱۵-۱۴). دار المعرفة، بیروت۔

9 النووی، یحیی بن شرف. (۱۹۶۵). المجموع شرح المهذب (جلد ۹، ص ۱۶۵-۱۶۲). دار الفکر، بیروت

10 البخاری، محمد بن إسماعیل. (۱۴۲۲ھ). الجامع الصحیح (کتاب البیوع، باب إذا خیّر أحدهما صاحبه بعد البیع، حدیث نمبر ۲۱۰۷). دار طوق النجاة۔

مالکیہ کا موقف:

مالکی مسلک میں تراضی کو مرکزیت حاصل ہے۔ ابنِ رشدؒ نے بدایۃ المجتہد میں لکھا:

الْأَصْلُ فِي الْبَيْعِ عِنْدَ مَالِكٍ الرِّضَا وَالتَّرَاضِي، وَالْمَجْلِسُ وَسِيلَةٌ لِتَحَقُّقِهِ لَا غَايَةٌ فِي ذَاتِهِ[11]

ترجمہ: مالک کے نزدیک بیع میں اصل رضا اور تراضی ہے، اور مجلس اس کے متحقق ہونے کا ذریعہ ہے نہ کہ خود مقصود۔

اس موقف سے آن لائن تجارت کے لیے استدلال کیا جا سکتا ہے کہ جب تراضی موجود ہو تو مجلس کی شکل بدل سکتی ہے۔

حنابلہ کا موقف:

امام ابنِ تیمیہؒ نے مجموع الفتاوی میں عقود کے بارے میں ایک اہم اصول بیان کیا:

الْأَصْلُ فِي الْعُقُودِ رِعَايَةُ مَقَاصِدِهَا وَمَعَانِيهَا دُونَ أَلْفَاظِهَا وَمَبَانِيهَا[12]

ترجمہ: عقود میں اصل یہ ہے کہ ان کے مقاصد اور معانی کا لحاظ کیا جائے نہ کہ محض الفاظ اور ظاہری شکلوں کا۔

امام ابنِ قیمؒ نے اعلام الموقعین میں اس اصول کو مزید واضح کیا:

تَتَغَيَّرُ الْفَتْوَى وَتَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الزَّمَانِ وَالْمَكَانِ وَالْعَادَاتِ وَالنِّيَّاتِ وَالْأَحْوَالِ[13]

ترجمہ: فتویٰ زمانے، جگہ، رسوم و رواج، نیتوں اور حالات کے بدلنے سے بدل جاتا اور مختلف ہو جاتا ہے۔

آن لائن تجارت کی اقسام اور اتحادِ مجلس

آن لائن تجارت کا تعارف

UNCITRAL کے ماڈل قانون نے الیکٹرانک پیغامات کو قانونی دستاویزات کے برابر قرار دیا ہے جو فقہ کے مجلسِ علم کے اصول سے ہم آہنگ ہے۔

ہم وقتی (Synchronous) آن لائن تجارت

ہم وقتی آن لائن تجارت وہ ہے جس میں فریقین ایک ہی وقت میں رابطے میں ہوں۔ مجمع الفقہ الاسلامی الدولی نے قرارداد نمبر ۵۲ میں قرار دیا:

إِذَا كَانَ الْعَقْدُ عَبْرَ الْهَاتِفِ أَوْ الْوَسَائِلِ الْمُمَاثِلَةِ فِي التَّوَاصُلِ الْفَوْرِيِّ فَهُوَ كَالتَّعَاقُدِ بَيْنَ الْحَاضِرِينَ

ترجمہ: جب معاہدہ ٹیلیفون یا اس جیسے فوری رابطے کے ذرائع سے ہو تو وہ حاضر فریقین کے درمیان معاہدے کی طرح ہے۔

یہی حکم ویڈیو کال اور ریئل ٹائم چیٹ پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ ان تمام صورتوں میں اتحادِ مجلس کی شرط پوری ہوتی ہے۔

غیر ہم وقتی (Asynchronous) آن لائن تجارت

ای میل اور پیغامات کے ذریعے بیع فقہی اعتبار سے غائب کو خط لکھنے سے مشابہ ہے۔ احناف کے قانونِ مجلسِ علم کے مطابق جب ای میل پڑھی جائے اسی وقت سے مجلس شروع ہوتی ہے۔

ویب سائٹ پر درج قیمت دعوتِ ایجاب ہے ایجاب نہیں۔ UNCITRAL کنونشن ۲۰۰۵ء کی دفعہ ۱۰ کے مطابق قبول اس وقت نافذ ہوتا ہے جب وہ ایجاب کرنے والے کے الیکٹرانک ایڈریس تک پہنچے۔[14]

---

[11] ابن رشد، محمد بن أحمد القرطبی. (۲۰۰۴). بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد (جلد ۲، ص ۱۶۵-۱۶۳). دار الحدیث، القاہرۃ۔

[12] ابن تیمیۃ، أحمد بن عبد الحلیم. (۱۹۹۵). مجموع الفتاوی (جلد ۲۹، ص ۲۲-۱۷). مجمع الملک فهد، المدینۃ المنورۃ۔

[13] ابن قیم الجوزیۃ، محمد بن أبی بکر. (۱۹۷۳). إعلام الموقعین عن رب العالمین (جلد ۳، ص ۹۴-۸۹). دار الجیل، بیروت۔

[14] UNCITRAL. (2005). United Nations Convention on the Use of Electronic Communications in International Contracts (Article 10). United Nations, New York.

خودکار (Automated) لین دین

اسمارٹ کانٹریکٹس اور خودکار بکنگ سسٹمز میں انسانی ایجاب وقبول کی روایتی شکل نہیں ہوتی۔ AAOIFI نے اس بارے میں مزید تحقیق کی ضرورت پر زور دیا ہے۔[15]

معاصر فقہی مجالس اور قانونی دستاویزات

مجمع الفقہ الاسلامی الدولی

مجمع الفقہ الاسلامی الدولی نے قرارداد نمبر ۱۳۴ (۲۰۰۳ء) میں الیکٹرانک تجارت کے بارے میں قرار دیا :

يَنْعَقِدُ الْعَقْدُ الإِلِكْتْرُونِيُّ إِذَا تَوَافَرَتْ فِيهِ شُرُوطُ الْعَقْدِ الصَّحِيحِ فِي الْفِقْهِ الإِسْلَامِيِّ مِنَ الإِيجَابِ وَالْقَبُولِ وَالأَهْلِيَّةِ وَالْمَحَلِّ[16]

ترجمہ: الیکٹرانک معاہدہ اس وقت منعقد ہوتا ہے جب اس میں اسلامی فقہ میں صحیح عقد کی شرائط — یعنی ایجاب، قبول، اہلیت اور محل — پوری ہوں۔

AAOIFI کے شرعی معیارات

AAOIFI نے اپنے شرعی معیار نمبر ۸ میں الیکٹرانک عقود کو تسلیم کیا ہے اور یہ معیارات اسلامی بینکوں میں عالمی سطح پر اپنائے جاتے ہیں۔

پاکستانی قانونی فریم ورک

پاکستان میں الیکٹرانک ٹرانزیکشنز آرڈیننس ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۱۳ کے مطابق الیکٹرانک معاہدہ اس وقت نافذ ہوتا ہے جب قبول کا پیغام ایجاب کرنے والے کے نظام تک پہنچے۔ یہ حکم فقہی مجلسِ علم کے اصول سے قریب تر ہے۔

State Bank of Pakistan نے ڈیجیٹل ادائیگیوں کے ریگولیٹری فریم ورک میں الیکٹرانک معاہدوں کو مزید تحفظ فراہم کیا ہے۔[17]

بین الاقوامی معیارات

UNCITRAL کنونشن ۲۰۰۵ء اور ملائیشیا کا Islamic Financial Services Act 2013 اسلامی اصولوں اور جدید قانون کو ہم آہنگ کرنے کی کامیاب کوششیں ہیں جنہیں دیگر مسلم ممالک بھی نمونے کے طور پر اپنا سکتے ہیں۔[18]

تجزیہ اور ترجیحی موقف

مجلس کی نئی تعریف

ابنِ قیمؒ الجوزیہ کا یہ قاعدہ آن لائن مجلس کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے کہ احکام مصالح کے تابع ہیں اور بدلتے حالات میں ان کا اطلاق مقاصد کی روشنی میں ہونا چاہیے۔

پروفیسر کمالی نے واضح کیا ہے کہ مقاصدِ شریعت کا بنیادی ہدف انسانی مصلحت ہے اور جو اصول اس مصلحت کو پورا کرے وہ شرعاً قابلِ قبول ہے۔[19]

آن لائن مجلس کی شرائط

---

[15] AAOIFI. (2017). Shari'a Standards for Islamic Financial Institutions (Standard No. 8, pp. 189-210). Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions, Manama.

[16] مجمع الفقہ الإسلامی الدولی. (۲۰۰۳). قرار رقم ۱۳۴ (۱۵/۴) بشأن التعاملات الإلكترونية. منظمة التعاون الإسلامی، جدة

[17] State Bank of Pakistan. (2021). Regulatory Framework for Digital Payments (pp. 12-18). State Bank of Pakistan, Karachi.

[18] Malaysia. (2013). Islamic Financial Services Act 2013 (Section 28-31). Percetakan Nasional Malaysia Berhad, Kuala Lumpur.

[19] Kamali, M. H. (2008). Shari'ah Law: An Introduction (pp. 142-158). Oneworld Publications, Oxford.

مجمع الفقہ الاسلامی الدولی اور معاصر فقہاء کی آراء کی روشنی میں ترجیحی موقف یہ ہے کہ آن لائن مجلس اتحادِ مجلس کی شرط اس وقت پوری کرتی ہے جب:

(۱) رابطہ حقیقی وقت میں یا معقول قلیل وقت میں ہو،

(۲) ایجاب واضح اور غیر مبہم ہو،

(۳) قبول ایجاب کی تمام شرائط کو شامل ہو،

(۴) ایجاب واپس نہ لیا گیا ہو۔

اعتراضات اور جوابات

اعتراض اول—شناخت کا مسئلہ: آن لائن میں فریقین کی شناخت یقینی نہیں۔

جواب: الیکٹرانک تصدیق (Digital Signature) نے اسے حل کیا ہے اور ETO 2002 اسے قانونی تحفظ دیتا ہے۔

اعتراض دوم—تاخیر کا مسئلہ: الیکٹرانک پیغامات میں تاخیر ہو سکتی ہے۔

جواب: معمولی تاخیر مجلس نہیں توڑتی؛ زیادہ تاخیر کی صورت میں مجلسِ علم کا اصول لاگو ہو گا۔

اعتراض سوم—جسمانی زبان کا فقدان۔

جواب: الزحیلیؒ نے واضح کیا ہے کہ ارادے کا اظہار جس بھی واضح ذریعے سے ہو عقد منعقد ہو جاتا ہے۔

نتائج اور سفارشات

اول: اتحادِ مجلس چاروں مسالک میں بیع کی بنیادی شرط ہے تاہم مالکیہ اور حنابلہ نے اس کی تعریف میں نسبتاً زیادہ وسعت رکھی ہے۔

دوم: مجلسِ علم کا اصول آن لائن تجارت کی بنیاد ہے اور تمام مسالک نے اسے کسی نہ کسی شکل میں تسلیم کیا ہے۔

سوم: ہم وقتی آن لائن تجارت میں اتحادِ مجلس کی شرط پوری ہوتی ہے جیسا کہ مجمع الفقہ الاسلامی الدولی کی قراردادوں سے بھی ثابت ہے۔

چہارم: غیر ہم وقتی تجارت میں مجلسِ علم کے اصول کے مطابق ایجاب پڑھنے کے بعد معقول مدت میں قبول ضروری ہے۔

پنجم: ویب سائٹ پر قیمت دعوتِ ایجاب ہے، اصل ایجاب آرڈر دینے سے اور قبول تصدیقی پیغام سے ہوتا ہے۔

عملی سفارشات

علماء کے لیے: آن لائن تجارت کی تمام اقسام پر واضح اور متفقہ رہنما اصول وضع کیے جائیں جیسا کہ AAOIFI نے کیا ہے۔

قانون سازوں کے لیے: ETO 2002 کو اپ ڈیٹ کر کے اسلامی فقہ کے اصولوں سے ہم آہنگ کیا جائے۔ ملائیشیا کا Islamic Financial Services Act 2013 ایک نمونہ ہو سکتا ہے۔

محققین کے لیے: خودکار لین دین، بلاک چین اور اسمارٹ کانٹریکٹس کے فقہی احکام پر مزید تحقیق ناگزیر ہے۔

مصادر و مراجع

قرآن وحدیث

- القرآن الکریم۔
- البخاری، محمد بن إسماعیل. (۲۵۶ھ). صحیح البخاری. دار طوق النجاۃ۔
- مسلم، أبو الحسین مسلم بن الحجاج. (۲۶۱ھ). صحیح مسلم. دار إحیاء التراث العربی۔

کلاسیکی فقہی مصادر (الفبائی ترتیب)

- ابن تیمیۃ، أحمد بن عبد الحلیم. (۱۹۹۵). مجموع الفتاوی. مجمع الملک فھد، المدینۃ المنورۃ۔
- ابن حزم، أبو محمد علی بن أحمد. (۱۹۸۰). المحلی بالآثار. دار الفکر، بیروت۔
- ابن حجر الھیتمی، أحمد بن محمد. (۱۹۸۳). تحفۃ المحتاج فی شرح المنھاج. المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر۔
- ابن رشد، محمد بن أحمد القرطبی. (۲۰۰۴). بدایۃ المجتھد ونھایۃ المقتصد. دار الحدیث، القاھرۃ۔
- ابن قدامۃ، موفق الدین عبد اللہ بن أحمد. (۱۹۶۸). المغنی. مکتبۃ القاھرۃ۔
- ابن قیم الجوزیۃ، محمد بن أبی بکر. (۱۹۷۳). إعلام الموقعین عن رب العالمین. دار الجیل، بیروت۔
- الکاسانی، علاء الدین أبی بکر بن مسعود. (۱۹۸۶). بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع. دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔
- الموصلی، عبد اللہ بن محمود بن مودود. (۱۹۳۷). الاختیار لتعلیل المختار. مطبعۃ الحلبی، القاھرۃ۔
- النووی، یحیی بن شرف. (۱۹۶۵). المجموع شرح المھذب. دار الفکر، بیروت۔
- النووی، یحیی بن شرف. (۱۹۹۱). روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین. المکتب الإسلامی، بیروت۔
- السرخسی، شمس الدین محمد بن أحمد. (۱۹۸۹). المبسوط. دار المعرفۃ، بیروت۔

معاصر فقہی وعلمی مصادر

- الزحیلی، وھبۃ مصطفی. (۱۹۸۵). الفقہ الإسلامی وأدلتہ. دار الفکر، دمشق۔
- السالوس، علی أحمد. (۲۰۰۱). موسوعۃ القضایا الفقھیۃ المعاصرۃ والاقتصاد الإسلامی. دار الفاروق، القاھرۃ۔
- الشویعر، عبد السلام بن إبراھیم. (۲۰۱۰). أحکام التجارۃ الإلکترونیۃ فی الفقہ الإسلامی. دار ابن الجوزی، الریاض۔
- المطرودی، عبد العزیز بن محمد. (۲۰۰۸). الإثبات بالوسائل الإلکترونیۃ الحدیثۃ فی الفقہ الإسلامی. مجلۃ الفقہ الإسلامی، ۲۲(۳)، ۱۸۹-۱۴۵۔
- مجمع الفقہ الإسلامی الدولی. (۱۹۹۰). قرار رقم ۵۲ بشأن عقود التوثیق. منظمۃ التعاون الإسلامی، جدۃ۔
- مجمع الفقہ الإسلامی الدولی. (۲۰۰۳). قرار رقم ۱۳۴ بشأن التعاملات الإلکترونیۃ. منظمۃ التعاون الإسلامی، جدۃ۔

انگریزی مصادر

- AAOIFI. (2017). Shari'a Standards for Islamic Financial Institutions. Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions, Manama.
- Hasan, Z. (2011). Islamic Finance Law, Economics and Practice. Cambridge University Press, Cambridge.
- Kamali, M. H. (2008). Shari'ah Law: An Introduction. Oneworld Publications, Oxford.

- UNCITRAL. (1996). UNCITRAL Model Law on Electronic Commerce with Guide to Enactment. United Nations, New York.
- UNCITRAL. (2005). United Nations Convention on the Use of Electronic Communications in International Contracts. United Nations, New York.

قانونی دستاویزات

- حکومتِ پاکستان. (۲۰۰۲). الیکٹرانک ٹرانزیکشنز آرڈیننس، ۲۰۰۲ء. وفاقی قانون اور انصاف ڈویژن، اسلام آباد۔
- Malaysia. (2013). Islamic Financial Services Act 2013. Percetakan Nasional Malaysia Berhad, Kuala Lumpur.
- State Bank of Pakistan. (2021). Regulatory Framework for Digital Payments. State Bank of Pakistan, Karachi.